باب۔۱۵

زکوٰۃ

قرآن: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ۔

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، (البقرۃ:۴۳، ۸۳، ۱۱۰، النساء:۷۷، النور:۵۶، المزمل:۲۰)۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ۔

وہ لوگ [فلاح پاتے ہیں] ہیں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، (المؤمنون:۴)۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا۔

[اے پیغمبر!] ان کے مالوں میں سے صدقہ [یعنی زکوٰۃ] لو، اس کی وجہ سے انھیں پاک اور ستھرا بنادو، (التوبہ:۱۰۳)۔

حدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ تم جا کر وہاں کے لوگوں کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ مان جائیں تو پھر انھیں یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے، جو مالداروں سے لی جائے گی اور محتاجوں کو دی جائے گی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (صحیح بخاری:۱۳۱۱)۔

ایک اعرابی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کا کسی کو شریک نہ بنا۔ نماز قائم کر اور زکوٰۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھ۔ اور صلہ رحمی کر۔ اُس نے کہا، بخدا! میں اس پر زیادتی نہ کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا، جسے کوئی جنتی دیکھنے کی خواہش ہو تو اِس شخص کو دیکھے۔ راویان: ابوایوب انصاریؓ اور ابوزرعہؓ۔ (صحیح بخاری:۱۳۱۲ تا ۱۳۱۴)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ کسی شخص نے (اس کے مال میں سے) اس کا حق نہ دیا ہو (یعنی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو قیامت کے دن) ان کے جانور ان کے پاس پہلے سے زیادہ موٹے ہو کر آئیں گے۔

اونٹ، اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور بکریاں، اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ یوں ان کے جانور ان کی گردن پر سوار ہوں گے۔ اور اگر پھر کوئی پکارے کہ اے محمدؐ! میری مدد کیجیے۔ تو میرا جواب ہو گا، اب میرے اختیار میں کچھ نہیں، میں تو اللہ کا حکم پہنچا چکا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۳۱۸)۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد بعض لوگ مرتد ہونے لگے تھے۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے ان سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے یہ نکتہ اٹھایا کہ آپ یہ کس طرح کر سکتے ہیں جب کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لا الله الا الله کہیں۔ اور جس نے لا الله الا الله کہا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو بچا لیا، البتہ کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔۔۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، واللہ! میں اس شخص سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ کے درمیان تفریق ڈالی۔ زکاۃ تو مال کا حق ہے۔ بخدا اگر کسی نے ایک رسی بھی روکی جو رسول اکرمؐ کے زمانے میں دیتے تھے تو اس کے نہ دینے سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے جان لیا ہے کہ یہی حق ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۳۱۶)۔

اہم فقہی پہلو:

شرط:

(۱) زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے فرد کا صاحبِ نصاب یعنی مالدار ہونا ضروری ہے۔ (۲) شریعت کی رُو سے جس کے پاس نصاب، یعنی ۸۷ گرام (ساڑھے سات تولے) سونا یا ۶۱۲ گرام (ساڑھے باون تولے) چاندی یا اس کے برابر مال اور جانور بہ طور ملکیت ہو تو وہ صاحبِ نصاب کہلائے گا، (۳) زکوٰۃ کے لیے مال میں بڑھوتری کا ہونا بھی شرط ہے، جیسے فائدہ مند تجارت ہو یا تجارتی جائیداد وغیرہ، (۴) نصاب کا مکمل ایک سال اس شخص کے پاس موجود ہونا بھی شرط ہے (۵) وہ شخص جس کے پاس اپنے اور اپنے زیر کفالت تمام افراد کے رہنے سہنے، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور دیگر روزمرہ اخراجات کے بعد اگر نصاب کی سالانہ بچت نکلتی ہے تو وہ شخص مالدار ہے۔ لہٰذا اس کی ملکیت میں سونے چاندی، جانور اور تجارتی جائیداد کی صورت میں جتنی چیزیں بھی موجود ہوں گی، اسے ان پر متعین زکوٰۃ دینا ادا کرنی ہو گی۔

فرض:

(۱)زکوٰۃ ادا کرنے کا قرآن میں حکم ہے، چناں چہ فتاویٰ عالمگیری کی زبان میں فرضِ محکم ہے۔

واجب:

(۱)سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے،(۲) زکوٰۃ کا غریبوں، محتاجوں اور اصل حقدار تک پہنچنا بھی اہم ہے،(۳) نہری پانی سے زمینی پیداوار پر اس کا عشر یعنی دسواں حصہ، اور فاصلے سے لائے ہوئے پانی سے سیراب کی جانے والی زمینی پیداوار پر اس کا بیسواں حصہ ادا کرنا ہے۔

سنت:

(۱)زکوٰۃ نکالتے وقت اس کے لیے دل میں نیت کرنا ضروری ہے۔

مستحب:

(۱)زکوٰۃ اولاً اپنے مفلس سگے بھائی بہنوں کو دینا ہے،(۲)پھر غریب عزیز و اقارب کو دینا ہے، (۳)اور پھر پڑوسیوں کا خیال کرنا ہے۔

متفرق:

(۱)ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ سے مروی صحیح بخاری کی حدیث ۱۳۶۸ کے مطابق حضرت ابو بکرؓ کی طرف سے عائد کردہ زکوٰۃ کی تفصیل درجہ ذیل ہے:(دیکھیں حاصلات صحیح بخاری۔باب ۲۳)۔

۴اونٹوں یا کم پر:	کوئی زکوٰۃ نہیں(ہاں اگر مالک خود چاہے)
۵اونٹوں پر:	ایک بکری کی زکوٰۃ
۲۴اونٹوں یا اس سے کم پر:	ہر ۵اونٹوں پر ایک بکری کی زکوٰۃ
۲۵ سے ۳۵اونٹوں پر:	ایک بنت مخاض(ایک سالہ اونٹنی) کی زکوٰۃ
۳۶سے ۴۵اونٹوں پر:	ایک بنت لبون(۲سالہ اونٹنی) کی زکوٰۃ
۴۶سے ۶۰اونٹوں پر:	ایک حقہ(۴سالہ اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو) کی زکوٰۃ
۶۱سے ۷۵اونٹوں پر:	ایک جذعہ(۵سالہ اونٹنی) کی زکوٰۃ
۷۶سے ۹۰اونٹوں پر:	دو بنت لبون کی زکوٰۃ
۹۱ سے ۱۲۰اونٹوں پر:	دو حقہ(جفتی کے قابل) کی زکوٰۃ
۱۲۰اونٹوں سے زیادہ:	ہر ۴۰ پر ایک بنت لبون اور ہر ۵۰ پر ایک حقہ
۴۰سے کم بکریوں پر:	کوئی زکوٰۃ نہیں(ہاں اگر مالک خود چاہے)

۴۱سے ۱۲۰ بکریوں پر:	ایک بکری کی زکوٰۃ
۱۲۱ سے ۲۰۰ بکریوں پر:	دو بکریوں کی زکوٰۃ
۲۰۱ سے ۳۰۰ بکریوں پر:	تین بکریوں کی زکوٰۃ
۳۰۰سے زیادہ بکریوں پر:	ہر سو پر ایک بکری کی زکوٰۃ
۹۰ درہم پر:	کوئی زکوٰۃ نہیں (ہاں اگر مالک خود چاہے)

اور

چاندی [یا سونے یا روپیہ] پر: اس کے ۴۰ویں حصہ کی (یعنی ڈھائی فیصد) زکوٰۃ

(۲) زکواۃ لینا حکومتِ وقت کا کام ہے، (۳) لیکن جہاں اسلامی حکومت نہیں وہاں مسلمان قوم کو چاہیے کہ اپنے معتبر اور معتمد اشخاص کو زکواۃ جمع کرنے اور تقسیم کرنے کے لیے مقرر کریں، (۴) حاجتمندوں سے مکمل واقف ہونا بھی ضروری ہے تا کہ مستحق لوگوں تک زکواۃ پہنچانے میں کوتاہی نہ ہو، (۵) اس کام کے لیے ضرورت ہے کہ باقاعدہ تنظیم بھی بنائی جائے۔

Siddiqui Publications